کتاب نما

پاکستان : حال اور مستقبل' قاضی حسین احمد۔ ناشر: منشورات' منصورہ' ملتان روڈ' لاہور۔ صفحات: ۱۴۷۔ قیمت: ۷۰ روپے۔

پاکستان کی نصف صدی کی تاریخ میں حکمرانوں' مقتدر لوگوں' سیاسی پارٹیوں کے عہدے داروں اور ذمہ داروں میں سے' بہت کم لوگ ایسے گزرے ہیں جنھوں نے قومی اور ملی امور و مسائل پر سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کیا ہو اور احوال و واقعات کو صحیح سمت میں چلانے کے لیے موثر تدابیر تجویز کی ہوں۔ زیادہ تر لوگوں کی دل چسپی برسرِ اقتدار رہنے اور اقتدار کے مادی فوائد سمیٹنے سے رہی--- اس پس منظر میں زیرِ نظر مجموعۂ مضامین بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں پاکستان کی ایک اہم سیاسی و دینی جماعت کے راہنما نے' اپنے علم و مطالعے اور عملی سیاست کے تجربات کی روشنی میں موجودہ ملکی حالات پر تبصرہ کیا ہے اور وطنِ عزیز مختلف سطحوں پر جس بحران سے دوچار ہے' اس کی وجوہ کی نشان دہی کے ساتھ ساتھ بڑی بالغ نظری سے مستقبل کی حکمت عملی پر بھی کلام کیا ہے۔

قیدِ تنہائی بالعموم فرد کے لیے باعث اذیت ہوتی ہے لیکن قاضی حسین احمد صاحب کے لیے چار ماہ کی اسیری اس اعتبار سے ایک نعمت ثابت ہوئی کہ انھیں زمانۂ اسارت میں یکسوئی کے ساتھ قومی و ملی اور عالمی مسائل پر قلم اٹھانے کا موقع مل گیا۔ یہ مضامین ۴ نومبر ۲۰۰۱ء سے ۲۷ فروری ۲۰۰۲ء کے درمیانی عرصے میں لکھے گئے۔

۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے حادثے نے ساری دنیا کی سیاست اور معیشت پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ افغانستان تو تباہ و برباد ہوا' پاکستان کو بھی کڑی آزمایشوں کا سامنا ہے۔ چنانچہ کتاب کا بڑا موضوع اسی صورت حال کے نتائج و عواقب سے متعلق ہے۔ قاضی صاحب کا خیال ہے کہ یہ سب یہودی دماغ کی منصوبہ بندی ہے اور یہود نے مغرب' خصوصاً امریکہ کو عالم اسلام کی بربادی کے لیے بڑی ہوشیاری سے آلۂ کار بنایا ہے۔ مغرب اس وجہ سے آلۂ کار بنا کہ اول تو وہ پنجۂ یہود کی گرفت میں ہے' دوسرے اُسے عالم اسلام کی بیداری اور اتحاد

کے امکانات‘ انسانی مسائل کے حل میں مغربی تہذیب کی ناکامی‘ اور یہودی ریاست اسرائیل کے مخدوش مستقبل کی وجہ سے طرح طرح کے خدشات لاحق تھے‘ اور مغرب چاہتا تھا کہ عالم اسلام خصوصاً اسلامی تحریکوں کو حقیقی ”خطرہ“ بننے سے پہلے ہی مہلک وار کر کے ختم کر دیا جائے۔ (ص ۳۰)

یہ تجزیہ اس لیے بجا اور صحیح ہے کہ مغربی نظامِ سرمایہ داری‘ معاشی وسائل کی منصفانہ تقسیم میں یکسر ناکام ہو گیا ہے۔ دولت کا بہاؤ غریبوں سے امیروں کی طرف ہے۔ امیر اور غریب ممالک میں فی کس آمدنی کا تفاوت ۱۹۶۰ء میں ایک اور ۳۰ کے مقابلے میں اب ایک اور ۷۴ ہو گیا ہے (ص ۲۶)۔ اسی بڑھتے ہوئے تفاوت کے خوف ناک نتائج سے امریکہ پریشان ہے‘ اس لیے اب وہ افغانستان اور وسط ایشیائی مسلم ریاستوں کے وسائل کو بھی اپنی گرفت میں لینا چاہتا ہے۔

افغانستان اور طالبان کے موضوعات پر مصنف کا تجزیہ بصیرت افروز اور چشم کشا ہے۔ انھوں نے مسئلہ افغانستان سے اپنی لمبی وابستگی اور تجربات کی روشنی میں معروضیت اور توازن کے ساتھ مختلف پہلوؤں کا تجزیہ کیا ہے اور پاکستانی وزارتِ خارجہ‘ افغان جہادی جماعتوں اور طالبان کے مثبت اور منفی پہلوؤں اور پالیسیوں کی نشان دہی کی ہے۔

خود پاکستان کے موجودہ بحران‘ تصورِ جہاد‘ کشمیر‘ جمہوریت اور اسلامی نظام پر بھی انھوں نے قلم اٹھایا ہے اور مستقبل کے لیے ایک بہتر حکمت عملی تجویز کی ہے۔ قاضی صاحب نے ہر مسئلے پر اپنی بات صراحت اور تیقن کے ساتھ کی ہے اور ان کے تبصروں‘ تجزیوں اور تجاویز میں پاکستان اور اُمت مسلمہ کے لیے ایک گہری محبت اور دردمندی کا جذبہ موجود ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

قرآن حکیم‘ ترجمہ اور وضاحت‘ کرنل (ر) محمد ایوب خان۔ ناشر: انجمن اشاعت قرآن‘ ۲۹۴ توسیع کیولری گراؤنڈ‘ لاہور کینٹ۔ صفحات: ۶۳۰‘ فی سبیل اللہ تقسیم۔

مصنف ایک عرصے سے تصنیف و تالیف کے ذریعے‘ اپنی استطاعت کے مطابق‘ دینی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ متعدد دیگر تالیفات کے علاوہ‘ قرآن حکیم کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کر چکے ہیں۔ زیرنظر اردو ترجمے میں انھوں نے اپنے بقول: ”یہ خیال رکھا کہ [یہ] لغت کے مطابق ہو“۔ ہر صفحے پر دو کالم ہیں۔ دائیں متن قرآن‘ جس میں یہ التزام ہے کہ ہر آیت نئی سطر سے شروع ہوتی ہے اور ترجمہ بھی آیت بہ آیت پیروں کی صورت میں ہے--- دائیں بائیں حاشیوں میں‘ مختصر توضیحات کی گئی ہیں۔

”عرض مترجم“ کے تحت لکھا ہے: ”میرا دعویٰ ہے کہ میرا اُردو ترجمہ واحد‘ صحیح اور رقت آمیز ترجمہ ہے